سوال

(625) غیبت کرنے والے سے قطع تعلق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا ایک دوست ہے جو اکثر لوگوں کی غیبت کرتا رہتا ہے، میں نے اسے سمجھایا ہے لیکن بے سود اور معلوم ہوتا ہے کہ غیبت کرنا اس کی عادت بن چکا ہے، ممکن ہے کہ بسا اوقات لوگوں کے بارے میں اس کی گفتگو حسن نیت ہی سے ہو تو کیا اس سے تعلق قطع کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمانوں کی عزتوں کے بارے میں ایسی گفتگو کرنا جسے وہ ناپسند کرتے ہوں ایک بہت بڑی برائی، حرام غیبت اور کبیرہ گناہ ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے:

وَلا يَغتَب بَعضُكُم بَعضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُم أَن يَأكُلَ لَحمَ أَخيهِ مَيتًا فَكَرِهتُموهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوّابٌ رَحيمٌ ١٢ ... سورة الحجرات

’’اورنہ کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ اس سے تو تم ضرور نفرت کرو گے۔ (تو غیبت نہ کرو) اور اللہ کا ڈر رکھو، بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔‘‘

«أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ؟» قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ» قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ؟ قَالَ: «إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ، فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ» (صحیح مسلم، البر والصلة، باب تحریم الغیبة: 2589)

’’کیا تم جانتے ہو کہ غیبت ہے؟ صحابہ کرام عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں فرمایا: یہ کہ تم اپنے بھائی کا اس طرح ذکر کرو جسے وہ ناپسند کرے۔‘‘ عرض کیا گیا: اگر میرے بھائی میں وہ عیب موجود ہو، جسے میں بیان کررہا ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر اس میں یہ خرابی موجود ہے، جو تم کہہ رہے ہو تو تم نے اس کی غیبت کی اور اگر یہ اس میں موجود نہیں ہے تو تم نے اس پر بہتان باندھا ہے۔‘‘

یہ بھی صحیح حدیث ہے کہ شب معراج نبی ﷺ کا گزر ایسے لوگوں کے پاس ہوا، جن کے تانبے کے ناخن تھے اور وہ ان کے ساتھ اپنے چہروں اور سینوں کو زخمی کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا:

هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ، وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ" (سنن ابی داود، الادب، باب فی الغیبہ، ح ومسند احمد 3: 224)

''یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں اوران کی عزتوں کو پامال کرتے تھے۔''

اسے امام احمداورابوداؤدنے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جید سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔ علامہ ابن مفلح فرماتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے۔ امام ابوداؤدنے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مرفوع روایت کو بھی بیان کیا ہے، جس کی سند حسن ہے:

«إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ، اسْتِطَالَةَ الْمَرْءِ فِي عِرْضِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ، وَمِنَ الْكَبَائِرِ السَّبَّتَانِ بِالسَّبَّةِ» (سنن ابی داود الادب، باب فی الغیبہ، ح: 4877)

''کبیرہ گناہوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کسی مسلمان آدمی کی عزت پرناحق زباندرازی کی جائے۔''

آپ اوردیگر تمام مسلمانوں کےلیے یہ واجب ہے کہ اس شخص کی صحبت کواختیارنہ کریں، جو مسلمانوں کی غیبت کرے البتہ اسے نصیحتک ی جائے اوراس کے عیبت کرنے کی مخالفت کی جائۃ کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

"مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًافإن استطاع أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَلْيَفْعَل" وقَالَ مَرَّةً: "فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، (7) فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ بِيَدِهِ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ بِلِسانِهِ (8) فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ (9) أَضْعَفُ الْإِيمَانِ" (صحیح مسلم، الایمان، باب بیان کون النہی عن المنکر من الایمان۔۔۔۔۔ الخ، ح49)

''تم میں سے جو کوئی برائی کو دیکھے تو اسے ہاتھ سے مٹادے اوراگراس کی طاقت نہ ہو توزبان سے سمجھادے اوراگراس کی بھی طاقت نہ ہو تواسے دل سے براجانے اوریہ ایمان کا سب سے کمزوردرجہ ہے۔''

اوراگروہ آپ کی بات کہ نہ مانے تواس کی ہم نشینی کوترک کردو کیونکہ یہ بھی اس برائی کی تردید ہی کے قبیل سے ہے۔ اللہ تعالی تمام مسلمانوں کے حالات درست فرمائے اورانہیں ان اعمال کی توفیق بخشے، جودنیاوآخرت میں ان کےلیے موجب سعادت ونجات ہوں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص474

محدث فتویٰ